ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم مارچ 1965

رنگو بائی کوم شنکر جگتاپ

بنامِ

سندرا بائی بھراتر سکھارام جیدھے و دیگراں

[کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور آر ایس بچاوت، جسٹسز]

متوفی مدعا علیہ کے قانونی نمائندے- حتمی ڈگری کی کارروائی میں ریکارڈ پر لائے گئے- اگر پہلے دائر کی گئی اپیل کے مقاصد کے لئے درخواست دی جاتی ہے- اپیل- مقدمہ جاری رکھنے کے لئے۔

مدعاعلیہان نے 1954 میں درخواست گزار کے خلاف کچھ جائیدادوں پر قبضہ کرنے اور زر واصلات کمانے کے لئے مقدمہ دائر کیا اور ان کے حق میں ایک ڈگری حاصل کیا۔ اپریل 1959 میں ہائی کورٹ میں درخواست گزار کی اپیل مسترد کر دی گئی اور جون 1959 میں اس عدالت میں اپیل کے لئے خصوصی اجازت کی درخواست منظور کی گئی۔ اس کے بعد، ساتویں جواب دہندہ نومبر 1959 میں فوت ہو گیا۔ درخواست گزار نے اکتوبر 1964 میں ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے اور مختلف بنیادوں پر تاخیر کی معافی کے لئے موجودہ درخواستیں دائر کیں۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ بھی موقف اختیار کیا گیا کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ زرواصلات کا ابتدائی ڈگری منظور ہونے کے بعد مدعا علیہان / مدعی مقررہ وقت کے اندر حتمی ڈگری کی کارروائی میں متوفی ساتویں مدعاعلیہ کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لائے اور مقدمے کے ایک مرحلے پر قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا۔ برج اندر سنگھ بمقابلہ کانشی رام، 44I.A 218ء میں پریوی کونسل کے ذریعہ طے کردہ اصول کی بنیاد پر اپیل کے سلسلے میں رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کہ حتمی ڈگری کی کارروائی مقدمے کا ایک مرحلہ ہے اور اپیل مقدمے کا ایک اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مرحلہ ہے اور لہذا، مقدمے کے ایک مرحلے میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانا مقدمے کے تمام مراحل کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

حکم ہوا کہ:-(i) مقدمہ کے حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ساتویں مدعا علیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے میں تاخیر کی کوئی خاطر خواہ بنیاد نہیں تھی۔

(ii) حتمی ڈگری کی کارروائی میں مدعا علیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کا حکم ابتدائی ڈگری کے خلاف دائر اپیل کے فائدے کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا جہاں تک ساتویں مدعا علیہ کا تعلق ہے تو اپیل ختم کر دی گئی۔[217D]

ایک ایسا حکم جس میں کسی متوفی فریق کے قانونی نمائندوں کو کسی مقدمے میں ثالثی کی درخواست کے مرحلے میں ریکارڈ پر لایا گیا ہو، یا اپیل زیر التوا ہونے کے دوران منظور کیا گیا ہو، جہاں مقدمہ بعد میں ٹرائل کورٹ کو بھیج دیا جاتا ہے، یا اگر کسی مقدمے میں ثالثی کے حکم کے خلاف اپیل زیر التوا ہو، تو ایسا حکم جاری کیا جائے۔ مقدمے کے اگلے مراحل کے لئے وضاحت کریں گے۔ ان تمام معاملوں میں حکم مقدمے کے ایک مرحلے پر دیا جاتا ہے، چاہے وہ مقدمہ ہو یا ثالثی کے حکم کے خلاف اپیل میں یا مقدمے میں حتمی حکم، کیونکہ یہاں اپیل صرف مقدمے کا تسلسل ہے۔ لیکن اسی قانونی حیثیت کا استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے جہاں پہلے مرحلے میں اپیل دائر کرنے کے بعد مقدمے میں حکم دیا جاتا ہے۔ اس طرح کے حکم کو پہلے ہی دائر کی گئی اپیل میں پیچھے کی طرف پیش نہیں کیا جا سکتا ہے تاکہ اس اپیل میں ایک حکم بن جائے۔[216F-217D]

برج اندر سنگھ بمقابلہ کانشی رام، 218I.A44 ممتاز شدہ۔

شنکر نارائنا سرالیہ بمقابلہ لکشمی ہینگسو، A.I.R 1931ء مدراس 277 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی متفرق پٹیشن نمبری 2402، سال 1964۔

تاخیر کی معافی کے لئے متبادل کے لئے درخواستیں۔

اور

دیوانی اپیل نمبر 430، سال 1963

بمبئی ہائی کورٹ کے 8 اپریل 1959 کے فیصلے اور ڈگری سے خصوصی اجازت کے ذریعے پہلی اپیل نمبر 666، سال 1954 میں اپیل کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس جی پٹوردھن اور اے جی رتناپارکھی۔

جواب دہندگان کے لئے نونیت لال۔

حکم

سبا راؤ، جسٹس۔ یہ دو درخواستیں ہیں، ایک اس عدالت کی فائل پر دیوانی اپیل نمبر 430، سال 1963 میں مدعاعلیہ نمبر 7 کے قانونی نمائندوں کے متبادل کے لئے اور دوسری پہلی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کی معافی کے لئے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لئے درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو ختم کرنے کے لئے کافی بنیاد موجود ہے۔ حقائق کچھ اس طرح ہیں کہ سخارام ماروتی جیدھے و دیگران نے پونا کے سول جج، سینئر ڈویژن کی عدالت میں 1964 میں رنگوبائی کوم شنکر جگتاپ کے خلاف خصوصی مقدمہ نمبر 10 دائر کیا اور اس میں ایک ڈگری حاصل کیا۔ مذکورہ ڈگری کے خلاف مدعاعلیہ نے بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی۔ ہائی کورٹ نے 8 اپریل 1959 کو اپنے فیصلے کے ذریعے اپیل کو خارج کر دیا۔ مدعاعلیہ نے اس عدالت میں اپیل کو ترجیح دینے کے لئے خصوصی اجازت کے لئے درخواست دائر کی اور اسے 16 جون 1959 کو منظور کیا گیا۔ یہ اپیل 27 جولائی 1961 کو منظور کی گئی تھی۔ ان دونوں تاریخوں کے درمیان، 12 نومبر، 1959 کو ساتویں جواب دہندہ، کیشوراؤ ماروتی راؤ جیدھے کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد 7 مارچ 1964 کو مدعاعلیہ نے ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے اور اس سلسلے میں ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے بمبئی ہائی کورٹ میں دیوانی درخواست نمبری 1118، سال 1964 دائر کی۔ 11 اگست 1964 کو ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے سرٹیفکیٹ جاری کیا۔ 19 فروری 1964ء کو مدعاعلیہ نے ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لئے دیوانی متفرقہ پٹیشن نمبری 2401، سال 1964 اور 8 اکتوبر 1964 کو دیوانی متفرقہ پٹیشن نمبری 2402، سال 1964 میں درج بالا پہلی پٹیشن دائر کرنے میں 4 سال اور 19 دن کی تاخیر کو معاف کرنے کے لئے دائر کیا۔ مذکورہ درخواست میں درخواست گزار نے تاخیر کی دو وجوہات بیان کی ہیں، یعنی (1) درخواست گزار ایک غریب بیوہ ہے جو پونا میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ رہتی ہے اور درخواست گزار کے خاندان میں کوئی مرد رکن کارروائی کی دیکھ بھال نہیں کرتا ہے، اور (2) ابتدائی ڈگری کے بعد زرواصلات کے تعین کے لئے کارروائی میں، مدعی متوفی ساتویں مدعاعلیہ کے ورثاء اور قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر لائے اور چونکہ قانونی نمائندوں کو مقدمے کے ایک مرحلے پر ریکارڈ پر لایا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا تھا، لہذا اپیل کے سلسلے میں تخفیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مدعاعلیہان نے جوابی حلف نامہ داخل کرتے ہوئے کہا کہ غیر معمولی تاخیر کو ختم کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے، کہ اپیل کنندہ سال 1946 سے یہ طویل عرصے سے مقدمہ چلا رہا تھا۔ اس کا ایک داماد تھا جو اس کی مدد کر رہا تھا، کہ متوفی پونا کا ایک ممتاز شخص تھا جس کی موت تمام اخبارات میں شائع ہوئی تھی اور یہ کہ اپیل کنندہ اسی علاقے میں رہتا تھا اور اسے اس کی موت کے فوراً بعد ہی اس کی موت کا علم ہو گیا ہو گا۔ مزید استدعا کی گئی کہ 7 ویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو حتمی ڈگری کی کارروائی میں ریکارڈ پر لایا گیا تھا، اگر انہیں بروقت اپیل میں ریکارڈ پر نہیں لایا گیا تو وہ اپیل کے خاتمے کو نہیں روک سکتے۔

سپریم کورٹ قوائد 1950 کے آرڈر XVI قاعدہ 14 کے تحت متوفی اپیل کنندہ یا مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کی درخواست مذکورہ درخواست گزار یا مدعاعلیہ کی موت کے 90 دن کے اندر کی جائے گی۔ اس شرط کے تحت مذکورہ مدت کی گنتی میں ہائی کورٹ سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں لگنے والے وقت کو خارج کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر مذکورہ وقت کو خارج کر دیا جاتا ہے تو، متوفی 7 ویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لئے درخواست دائر کرنے میں تقریبا 2/31 سال کی تاخیر ہو گی۔ مدعا علیہان کی جانب سے جمع کرائے گئے جوابی حلف نامہ سے یہ واضح ہے کہ ساتواں مدعاعلیہ پونا کا ایک ممتاز شہری تھا اور اس کی موت کی حقیقت تمام اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اور درخواست گزار اس جگہ کے بہت قریب رہتا ہے جہاں ساتواں مدعاعلیہ رہائش پذیر تھا۔ وہ سال 1946 سے یہ مقدمہ چلا رہی ہیں اور اپیل کے سلسلے میں وقتاً فوقتاً اپنے وکیلوں سے رابطے میں رہتی تھیں۔ ان کا ایک داماد بھی ہے جو قانونی چارہ جوئی میں ان کی مدد کر رہا ہے۔ انہیں اس حقیقت کا بھی علم تھا کہ ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو حتمی ڈگری کی کارروائی میں ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ ان حالات میں یہ حقیقت کہ وہ ایک ناخواندہ خاتون ہیں، اپیل میں ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے میں اس غیر معمولی تاخیر کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ لہذا ہمارا ماننا ہے کہ ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے میں تاخیر کو ختم کرنے کے لئے کوئی مناسب بنیاد نہیں ہے۔

اٹھایا گیا اگلا سوال قانون کا ایک دلچسپ سوال ہے۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ دیکھا جائے گا کہ ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو حتمی ڈگری کی کارروائی میں مقررہ وقت کے اندر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ اپیل کے فائدے کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا اس حقیقت کی وجہ سے اپیل میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔

سپریم کورٹ قوائد 1950 کی متعلقہ دفعات میں کہا گیا ہے: ہم پہلے ہی مذکورہ آرڈر XVI کے قاعدہ 14 کا خلاصہ پیش کر چکے ہیں۔ قاعدہ نمبر 14A: اس طرح ہے:

> "انڈین لمیٹیشن ایکٹ 1908 (IX سال 1908) کے پہلے شیڈول میں دفعہ 171 کو ختم کرنے سے متعلق کوڈ کے آرڈر XXII کی دفعات، جہاں تک لاگو ہوں، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں قاعدہ 12 اور قاعدہ 13 کے تحت اپیلوں اور کارروائیوں پر لاگو ہوں گی۔"

قاعدہ 14A حوالہ کے طور پر ضابطہ اخلاق دیوانی میں تخفیف کے قواعد اور سپریم کورٹ قوائد میں انڈین لمیٹیشن ایکٹ کے پہلے شیڈول میں آرٹیکل 171 کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کے قواعد 3 اور 4 کے تحت اگر مدعی یا مدعاعلیہ فوت ہو جاتا ہے اور مقدمہ دائر کرنے کا حق زندہ مدعی یا زندہ مدعاعلیہ کے خلاف نہیں رہتا ہے، جیسا کہ مقدمہ ہو، تو اس کے قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر لایا جائے گا۔ اور جہاں قانون کے ذریعہ محدود مدت کے اندر کوئی درخواست نہیں دی جاتی ہے تو جہاں تک متوفی مدعی کا تعلق ہے یا متوفی مدعاعلیہ کے خلاف مقدمہ ختم ہو جائے گا، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔ اس کے قاعدہ نمبر 11 کے تحت۔ "اپیلوں کے لئے اس حکم کی درخواست میں، جہاں تک ممکن ہو، لفظ "مدعی" کو اپیل کنندہ، لفظ "مدعاعلیہ" کو جواب دہندہ اور لفظ "مقدمہ" اپیل کو شامل کیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کسی مقدمے اور اپیل کو الگ الگ کارروائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اگر متوفی مدعی یا مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر نہیں لایا جاتا ہے تو مقدمہ یا اپیل، جیسا بھی معاملہ ہو، ختم ہو جاتی ہے۔ لمیٹیشن ایکٹ کے پہلے شیڈول کی دفعہ 171 کے تحت تخفیف کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی درخواست تخفیف کی تاریخ سے 60 دن کے اندر کی جائے گی۔ ان دفعات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کی درخواست مذکورہ مدعاعلیہ کی موت کی تاریخ سے 90 دن کے اندر نہیں دی جاتی ہے تو اپیل ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس تخفیف کو ایک طرف رکھنے کی درخواست کم کرنے کی تاریخ سے 60 دن کے اندر کی جا سکتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیکن، اگر اس حقیقت کی وجہ سے کہ آخری ڈگری کی کارروائی میں متوفی ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا تھا، تو اس میں کوئی کمی نہیں آئی، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عدالت اپنی صوابدید کا آزادانہ استعمال کرتے ہوئے کسی متوفی فریق کے قانونی نمائندوں کو باضابطہ طور پر اپیل میں ریکارڈ نہ کرانے میں تاخیر کو معاف کرے گی۔

لہٰذا بنیادی دلیل یہ ہے کہ اس حقیقت کی وجہ سے کہ انہیں حتمی ڈگری کی کارروائی میں ریکارڈ پر لایا گیا تھا، اپیل میں کوئی کمی نہیں آئی۔

یہ کہا جاتا ہے کہ حتمی ڈگری کی کارروائی مقدمے کا ایک مرحلہ ہے اور اپیل مقدمے کا ایک اور مرحلہ ہے اور لہذا، مقدمے کے ایک مرحلے میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانا اپیل سمیت مقدمے کے تمام مراحل کے لئے ضروری ہوگا۔ یہ نتیجہ برج اندر سنگھ بمقابلہ کانشی رام ([1]) معاملے میں جوڈیشل کمیٹی کے فیصلے کی دلیل سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کے متعلقہ حقائق یہ تھے: ایک مقدمہ زیر التوا ہونے پر ایک فریق کو کچھ کتابیں پیش کرنے کی ہدایت دینے کے لئے ایک درخواست دی گئی تھی اور اس کا حکم ڈسٹرکٹ جج نے دیا تھا۔ اس کے بعد چیف کورٹ میں ڈسٹرکٹ جج کے حکم پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی جس پر نظر ثانی ہونے تک مدعی اور دوسرا مدعاعلیہ انتقال کر گیا۔ مقررہ وقت کے اندر ان کے قانونی نمائندوں کو نظر ثانی میں ریکارڈ پر لایا گیا۔ اس کے بعد اس نظر ثانی کو واپس لے کر خارج کر دیا گیا۔ مدعی اور دوسرے مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر مقدمے میں ریکارڈ پر نہیں لایا گیا۔ سوال یہ تھا کہ کیا مقدمہ ختم ہو گیا ہے۔ عدالتی کمیٹی نے کہا کہ مقدمہ ختم نہیں ہوا اور اس نقطہ نظر کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات پیش کی گئیں:

"مدعی کو اصل مدعی کے نمائندے کے طور پر اور مدعاعلیہ کے نمائندوں کو جوتی لال کے نمائندوں کے طور پر چیف کورٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ صرف کتابوں کی تیاری کے بارے میں ایک مذاکراتی درخواست کے دوران کیا گیا تھا۔ لیکن مقدمے کے ایک مرحلے کے لیے مدعی یا مدعاعلیہ کا تعارف تمام مراحل کا تعارف ہے، اور مدعی کی جانب سے دفعہ 365 کے تحت ڈسٹرکٹ جج پرنٹر کو دی گئی درخواست میں جو استدعا کی گئی ہے، وہ غیر ضروری تھی اور اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ فیصلے کے مقروض کوٹس کو صرف رسمی طور پر بلایا گیا تھا، اور اس کے نمائندوں کی عدم موجودگی مقدمے کو ختم کرنے کے لئے کوئی بنیاد فراہم نہیں کرے گی۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ فیصلہ اس موقف کے لیے ایک اتھارٹی ہے کہ اگر کسی متوفی مدعی یا مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو اپیل یا مقدمے میں دیے گئے حکم سے نظر ثانی کے طور پر ریکارڈ پر لایا جاتا ہے جو مقدمے کے بعد کے تمام مراحل کے لیے موزوں ہو گا۔ اسی اصول کو مدراس کے ایک فیصلے میں کراس اپیل تک بڑھانے کی کوشش کی گئی تھی: دیکھیں شنکر نارائن سرالیہ بمقابلہ لکشمی ہینگسو (1)۔ وہاں، ایک مقدمے میں ڈگری کے خلاف آزادانہ طور پر دو اپیلیں دائر کی گئیں۔ ایک مدعی کی طرف سے اور دوسری مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کی گئی تھی۔ مدعی اور اپیل گزار کی موت ہو گئی اور اس کی جانب سے دائر کی گئی اپیل میں اس کے قانونی نمائندوں کو بروقت ریکارڈ پر لایا گیا جبکہ مدعاعلیہ کی جانب سے دائر اپیل میں ایسا نہیں کیا گیا۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ مدعی کے قانونی نمائندوں کو اس کی طرف سے دائر اپیل میں ریکارڈ پر لایا گیا تھا اس وجہ سے مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کی گئی اپیل میں کوئی کمی نہیں تھی۔ عدالت نے اس دلیل کو منفی قرار دیا اور جب پریوی کونسل کے مذکورہ فیصلے کا حوالہ دیا گیا تو اسے مندرجہ ذیل بنیادوں پر فرق کی گی:

> "عزت ماب جج صاحب نے کہا ہے کہ مقدمے کے ایک مرحلے کے لئے مدعی یا مدعاعلیہ کا تعارف تمام مراحل کے لئے ایک تعارف ہے۔ جب ثالثی کی درخواست کا موضوع اپیلیٹ کورٹ میں زیر التوا تھا تو اسے مقدمے کا ایک مرحلہ سمجھا جاتا تھا اور اس لئے پہلی عدالت کے سامنے مقدمے کی سماعت کے لئے آنے پر مقدمے کے اگلے مرحلے میں نئی درخواست دائر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیا موجودہ معاملے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک اپیل میں جو کچھ کیا گیا تھا وہ دوسری اپیل کے فائدے کے لئے ہو سکتا ہے جب تک کہ مؤخر الذکر اپیل کو اپیل کا تسلسل یا ایک اور مرحلہ تصور نہ کیا جائے جس میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا تھا؟ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ پریوی کونسل کے فیصلے کے اصول کو اس مقدمہ کے حقائق تک بڑھانا مشکل ہے۔"

یہ فیصلہ پریوی کونسل کے طے کردہ اصول کو قبول کرتا ہے لیکن اس کے سامنے موجود مقدمہ کو اس بنیاد پر الگ کرتا ہے کہ ثالثی اپیل اپیل کا تسلسل یا مزید مرحلہ نہیں ہے جس میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ بار میں کئی دیگر فیصلوں کا حوالہ دیا گیا، لیکن وہ صرف اس موقف کی حمایت کرتے ہیں کہ ایک اپیل میں مرنے والے فریق کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے سے کراس اپیل کا فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

آیئے اب اصولی سوال پر غور کرتے ہیں۔ ضابطہ اخلاق دیوانی کے آرڈر XXII، قواعد 3، 4 اور 11 کے مشترکہ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تخفیف کا نظریہ مقدمے کے ساتھ ساتھ اپیل پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ مذکورہ قواعد 3 اور 4 کو اپیل میں لاگو کرنے میں ان قواعد میں "مدعی" اور "مدعا علیہ"، "اپیل کنندہ" اور "جواب دہندہ" کے بجائے پڑھنا ضروری ہے۔ لہٰذا بادی النظر میں اگر کسی مدعا علیہ کی موت ہو جاتی ہے اور اس کے قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر نہیں لایا جاتا ہے، تو یہ اپیل ضابطہ فوجداری کے آرڈر XXII کے قاعدہ 11 کے ساتھ قاعدہ 4 کے تحت مدعا علیہ کے خلاف ہے۔ لیکن مذکورہ بالا فیصلے میں جوڈیشل کمیٹی نے ایک اور اصول کو تسلیم کیا ہے جو اس قاعدے کی سختی کو نرم کرتا ہے۔ مذکورہ اصول یہ ہے کہ اگر قانونی نمائندوں کو مقدمے کے ایک مرحلے میں مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر لایا جاتا ہے تو یہ مقدمہ کے بعد کے تمام مراحل کے فائدے کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ مختلف حالات میں اس اصول کے اطلاق سے موجودہ معاملے میں پیش کردہ مسئلے کا جواب دینے میں مدد ملے گی۔ (1) A نے B کے خلاف قبضہ اور زر واصلات کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ معاملات طے ہونے کے بعد، B کی موت ہو گئی۔ دستاویزات کی تیاری کے لئے ثالثی کی درخواست کے مرحلے میں، B کے قانونی نمائندوں کو مقررہ وقت کے اندر ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ انہیں ریکارڈ پر لانے کا حکم پورے مقدمے کے فائدے کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ (2) مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا اور ہائی کورٹ میں ایک اپیل دائر کی گئی اور اس میں زیر التواء تھا۔ مدعا علیہ کی موت ہو گئی اور اس کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا۔ اس کے بعد مقدمے کو ٹرائل کورٹ میں بھیج دیا گیا۔ اپیل میں قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کا حکم مقدمہ کے مزید مراحل کے لئے ضروری ہوگا۔ (3) ایک مقدمے میں کیے گئے مذاکراتی حکم کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی۔ اپیل کے التوا میں مدعا علیہ کی موت ہو گئی اور اس کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا۔ اپیل مسترد کر دی گئی۔ اپیل مقدمے کا تسلسل یا مرحلہ ہونے کی وجہ سے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کا حکم مقدمہ کے اگلے مراحل کے لئے ضروری ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اپیل میں ٹرائل کورٹ کے حکم کی تصدیق کی گئی، ترمیم کی گئی یا اسے واپس لیا گیا۔ مندرجہ بالا 3 مثالوں میں ایک حقیقت مشترک ہے، یعنی قانونی نمائندوں کو مقدمے کے ایک مرحلے پر ریکارڈ پر لانے کا حکم، چاہے وہ مقدمے میں ہو یا ثالثی کے حکم کے خلاف اپیل میں یا مقدمے میں کیے گئے حتمی حکم میں، کیونکہ اپیل صرف مقدمے کا تسلسل ہے۔ چاہے اپیلیٹ آرڈر پہلی عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے حکم کی تصدیق کرتا ہے، اس میں ترمیم کرتا ہے یا اسے پلٹتا ہے، یہ اس حکم کو تبدیل کرتا ہے یا اس کی جگہ لیتا ہے جس کے خلاف اپیل کی جاتی ہے۔ یہ مقدمہ میں اپنی جگہ لیتا ہے اور اس کا حصہ بن جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مقدمہ ایک مرحلے پر اپیلیٹ کورٹ میں لایا گیا تھا اور اس میں دیئے گئے احکامات مقدمے میں ہی بنائے گئے تھے۔ لہذا، یہ حکم مقدمے کے اگلے مراحل کے لئے ضروری ہے۔۔

لیکن اس کے برعکس یا متضاد صورت حال میں اسی قانونی موقف کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مقدمہ اپیل کا تسلسل نہیں ہے۔ مقدمے میں پہلے مرحلے میں اپیل دائر کرنے کے بعد دیا جانے والا حکم مقدمے کے اگلے مراحل یا اس سے لی گئی اپیلوں کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ لیکن اسے اس اپیل میں پیچھے کی طرف پیش نہیں کیا جا سکتا جو پہلے ہی دائر کی جا چکی ہے۔ یہ ممکنہ طور پر اپیل میں ایک حکم نہیں بن سکتا ہے. لہذا ساتویں مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو حتمی ڈگری کی کارروائی میں ریکارڈ پر لانے کا حکم ابتدائی ڈگری کے خلاف دائر اپیل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لہذا ہمارا ماننا ہے کہ جہاں تک ساتویں مدعاعلیہ کا تعلق ہے تو اپیل ختم ہو گئی ہے۔

نتیجتاً درخواستیں خارج کر دی جاتی ہیں۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document